142577 ـ رمضان المبارك میں شیطان جکڑے ہونے کے باوجود جنگ بدر میں انسانی شکل میں کفار کا ساتھ دینے کیسے آیا

سوال

یہ معروف ہے کہ جنگ بدر مں شیطان کافروں کے ساتھ انسانی شکل میں موجود تھا، اور یہ جنگ رمضان المبارك میں ہوئی، اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شیطان اس وقت جکڑا ہوا کیوں نہ تھا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سیرت اور تفسر کی کتب میں مشہور ہے کہ شیطان معرکہ بدر میں موجود تھا، اور اس نے سراقہ بن مالك کی شکل اختیار کر رکھی تھی، اور یہ واقعہ درج ذیل فرمان باری تعالی کی تفسیر میں بیان کیا جاتا ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور جب شیطان ان کے اعمال کو ان کے لیے مزین بنا کر پیش کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ لوگوں میں سے کوئی بھی آج تم پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتا، میں تو خود تمہارا حمایتی ہوں، لیکن جب دونوں جماعتیں نمودار ہوئیں تو وہ اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ گیااور کہنے لگا میں تو تم سے بری ہوں، میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے، میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور اللہ تعالی سخت عذاب دینے والا ہے الانفال (48).

لیکن یہ کسی بھی صحیح سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، بلکہ اسے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا جاتا ہے، اور اس کی سند بھی محل نظر ہے جو کہ علی بن ابی طلحہ کی روایت ہے وہ ابن عباس سے بیان کرتے ہیں کہ:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے:

" جنگ بدر والے دن ابلیس اپنے لشکر کے ساتھ آیا جسے میں نے بنی مدلج کے ایك شخص سراقہ بن مالك بن جعشم کی صورت میں دیکھا، چنانچہ شیطان مشرکوں سے کہنے لگا: آج تم پر کوئی بھی غالب نہیں آ سکتا، میں تمہارے ساتھ ہوں، جب لوگوں نے صفیں بنائیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کی ایك مٹھی لی اور اسے مشرکوں کے

چہروں پر پھینکا تو وہ پیٹھ کر بھاگ گئے، اور جبریل ابلیس کی طرف گیا جب ابلیس نے جبریل کو دیکھا اور ابلیس کا ہاتھ ایك مشرك كے ہاتھ میں تھا، ابلیس نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور اپنا لاؤ لشكر لے كر الٹے پاؤں بھاگ گیا.

ایك شخص نے كہا: او سراقہ تم تو كہتے تھے كہ میں تمہارے ساتھ ہوں ؟

اس نے جواب دیا:

میں تو وہ كچھ دیكھ رہا ہوں جو تم نہیں دیكھ رہے، میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور اللہ تعالی بڑا شدید عذاب والا ہے .

یہ اس وقت ہوا جب اس نے فرشتوں كو دیكھا تھا "

اسے امام طبری نے تفسیر طبری (13 / 7) میں روایت كیا ہے، اور طبرانی نے المعجم الكبیر (5 / 47) میں رفاعۃ بن رافع الانصاری سے بھی اسی طرح ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت كیا ہے، لیكن اس كی سند بھی ضعیف ہے، اس سند میں عبد العزیز بن عمران ضعیف راوی شامل ہے، اس راوی كی وجہ سے الہیثمی نے مجمع الزوائد (6 / 82) میں اس روایت كو ضعیف قرار دیا ہے.

ہو سكتا ہے ان دو رایتوں كو درج ذیل مرسل روایت تقویت دیتی ہو.

طلحہ بن عبید اللہ بن كریز بیان كرتے ہیں كہ: رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یوم عرفہ كے دن ابلیس اللہ كی رحمت اور گناہوں سے بخشش اور معافی كے نزول كی بنا پر اتنا چھوٹا اور حقیر و ذلیل اور غضبناك ہوتا ہے جو كسی اور دن میں نہیں دیكھا گیا، لیكن جنگ بدر كے دن اس نے جو كچھ دیكھا تو اس سے كم رہ گیا.

صحابہ كرام نے عرض كیا: اے اللہ تعالی كے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابلیس نے جنگ بدر كے دن كیا دیكھا تھا؟

رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس نے دیكھا كہ جبریل امین فرشتوں كی صفیں سیدھی كر رہے ہیں "

موطا امام مالك حدیث نمبر (944).

قولہ: " یزع الملائكۃ " یعنی جبریل امین فرشتوں كی لڑائی كے لیے ترتیب لگا رہے تھے، اور ان صفیں سیدھی كر رہے تھے.

یہ قصہ کئی ایك طرق سے مروی ہے، احتمال ہے کوئی ایك صحیح اور مقبول ہو.

رہا سائل کے دوسرے اشکال کا جواب تو وہ کئی ایك وجہ سے دیا جا سکتا ہے:

1 ـ سراقہ بن مالك کی صورت میں اختیار کرنے والا شیطانوں میں سے ایك شیطان تھا، لیکن جن شیطانوں کو جکڑا جاتا ہے وہ بڑے شیطان ہوتے ہیں.

امام نسائی رحمہ اللہ نے عتبۃ بن فرقد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رمضان المبارك میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور ہر سرکش شیطان جکڑ دیا جاتا ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (2108) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح سنن نسائی میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے صحیح ابن خزیمہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب رمضان المبارك کی پہلی رات ہوتی ہے تو جنوں میں سے سرکش قسم کے شیطان جکڑ دیے جاتے ہیں "

اس پر باب باندھتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرمان: " اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے "

سے جنوں میں سے سرکش قسم کے جن مراد لیے ہیں، نہ کہ سارے شیطان، کیونکہ بعض پر شیطان کا نام صادق آتا ہے.

2 ـ یہ یقینی طور پر کہنا ممکن نہیں کہ روزوں کی فرضیت کی ابتدا میں ہی شیطان جکڑدیے جاتے تھے، کیونکہ روزے تو ایك ہجری میں فرض ہوئے تھے، اور جنگ بدر دو ہجری میں ہوئی، ہو سکتا ہے شیطانوں کا جکڑنا جنگ بدر کے بعد شروع ہوا ہو.

3 ـ شیطانوں کا جکڑنا تو صرف مومن روزے داروں کے لیے ہے نہ کہ کافروں کے حق میں.

ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ان روزے داروں سے شیطان بند کیا جاتا ہے جو روزہ پوری شروط کے ساتھ رکھتے ہوں اور روزے کے آداب کا

خیال کریں.

دیکھیں: شرح الزرقانی علی الموطا (3 / 137).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بعض اوقات جکڑا ہوا شیطان بھی اذیت دیتا ہے، لیکن باقی ایام کے علاوہ رمضان کے ایام میں یہ بہت کم اور کمزور ہوتا ہے، اس لیے جس کا روزہ کامل ہو اس سے شیطان دور رہتا ہے، لیکن جس کا روزہ ناقص ہو اس سے کامل روزے والے کی طرح دور نہیں ہوتا.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (25 / 246).

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ غزوہ بدر میں جنگ شروع ہونے سے قبل شیطان کا مشرکین کے پاس آنے میں کوئی اشکال نہیں.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (39736) اور (12653) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم

الاسلام سوال و جواب